الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

# ٹینشن سے نجات

از افادات
حضرت مولانا شیخ
محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

# أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

# ڈپریشن سے نجات

از افادات


حضرت مولانا شیخ

محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم



ھدایہ پبلشر

# حقوق الطبع محفوظة


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ڈپریشن سے نجات |
| تالیف | : | حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم |
| صفحات | : | 28 |
| اشاعت | : | دوم |
| سن اشاعت | : | 2017 |
| ناشر | : | ھدایہ پبلشر |
| فون نمبر | : | 0321-3616734 |
| ویب سائٹ | : | www.islamicessentials.org |
| ای میل | : | info@islamicessentials.org |

| | | |
|---|---|---|
| ملنے کا پتہ | : | ھدایہ پبلشر |
| | : | خیابانِ سعدی، DHA، فیز 7، کراچی |

## فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | آج کا دور، بے سکونی کا دور | 5 |
| 2 | ڈپریشن کی وجوہات | 6 |
| 3 | ڈپریشن سے کروڑوں لوگ متاثر ہیں | 7 |
| 4 | • کم عمر نوجوانوں میں بھی ڈپریشن | 7 |
| 5 | ڈاکٹروں کی نظر میں ڈپریشن لاعلاج ہے | 8 |
| 6 | قرآن مجید کی نظر میں ڈپریشن کی وجہ | 8 |
| 7 | • ڈپریشن کا علاج "گناہوں کو چھوڑنا" | 9 |
| 8 | آج گناہ زیادہ، اس لئے ڈپریشن بھی زیادہ | 9 |
| 9 | معاشرہ میں تین گناہ عام ہوچکے | 10 |
| 10 | 1. پہلا گناہ: انٹرنیٹ کا غلط استعمال | 10 |
| 11 | ▪ انٹرنیٹ کا انقلاب (تاریخ کا سب سے بڑا Sexual Revolution) | 10 |
| 12 | ▪ نیک لوگ بھی انٹرنیٹ کی فحاشی سے نہ بچ سکے | 11 |
| 13 | ▪ انٹرنیٹ کے جال میں ہر عمر کا انسان | 12 |
| 14 | 2. دوسرا گناہ: ظلم | 12 |
| 15 | ▪ ہم پر سب کے حقوق ہیں | 13 |

فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| 16 | ▪ والدین کے حقوق نظر انداز کئے جاتے ہیں | 13 |
| 17 | ▪ اللہ تعالیٰ مظلوم کی آہ سنتے ہیں | 15 |
| 18 | ▪ دنیا ایک قید خانہ | 15 |
| 19 | **3. تیسرا گناہ: دنیا کی محبت** | 16 |
| 20 | ▪ حب دنیا نہ ہونے کا مقصد | 16 |
| 21 | ▪ آخرت کی فکر کے ذریعے سے ڈپریشن ختم | 17 |
| 22 | ▪ آخرت کو غم بنانے سے دنیا کا غم دور ہونا | 18 |
| 23 | **گناہوں سے کیسے بچیں** | 20 |
| 24 | I. پہلا طریقہ: اللہ کا ذکر کرنا | 20 |
| 25 | ▪ اللہ کا ذکر ناجائز خواہشات کو دل سے نکال دیتا ہے | 20 |
| 26 | II. دوسرا طریقہ: نصیحت کی مجالس | 22 |
| 27 | ▪ تھوڑے وقت کی مجلس سے دل کا بدلنا | 23 |
| 28 | III. تیسرا طریقہ : گناہوں سے توبہ کرنا | 24 |
| 29 | ▪ اللہ تعالیٰ قارون کی توبہ بھی قبول کر لیتے | 25 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی: أَمَّا بَعْدُ

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ [1]

ترجمۃ: خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ دلوں کا اطمینان اللہ کی یاد سے حاصل ہوتا ہے۔

## آج کا دور بے سکونی کا دور

آج کے زمانے میں بے اطمینانی عام ہے۔ اکثر لوگ بے سکونی کی شکایت کرتے ہیں۔ آج، نفسیات کے ماہرین نے اس بے سکونی کو ڈپریشن (Depression) کا نام دیا ہے۔ ڈپریشن

[1] سورۃ الرعد: 28

ایک ایسی صورت حال کو کہتے ہیں جس میں انسان کے ذہن پر دباؤ اور پریشانی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ کوئی بھی کام نہ کر سکے۔

## ڈپریشن کی وجوہات

ڈاکٹروں کی نظر میں ڈپریشن کی بہت ساری وجوہات ہیں:

- ایک تو یہ کہ انسان نے اپنی زندگی میں کچھ اہداف (Targets) مقرر کئے ہوتے ہیں۔ اگر ان اہداف کو حاصل کرنے میں ناکامی ہو تو اس سے انسان ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان اہداف کو حاصل نہ کرنے کا ڈر انسان کو ڈپریشن کا مریض بنا دے۔
- کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاروبار میں نقصان اٹھانا پڑ جائے۔
- بسا اوقات High Pressure Jobs جن میں ایک ہی وقت میں بہت سارے کام مکمل کرنے کا دباؤ ہو، ان کی وجہ سے بھی انسان ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔
- کبھی آپس کے اختلاف کی وجہ سے انسان کو ڈپریشن ہو جاتا ہے۔
- مالی یا جانی نقصان کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

غرض یہ کہ کسی بھی وجہ سے انسان پر پریشانی آتی ہے۔ اس پریشانی کی وجہ سے وہ اپنے اہداف کو حاصل نہیں کر پاتا، جس سے پریشانی اور بڑھ جاتی ہے۔ یہ ایک نہ رکنے والا سلسلہ (Vicious Cycle) بن جاتا ہے، جس سے انسان کی طبیعت بد سے بدتر ہو جاتی ہے اور وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

## ڈپریشن سے کروڑوں لوگ متاثر ہیں

امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ساڑھے تین کروڑ لوگ اس بیماری سے بچنے کہ لئے ڈپریشن سے بچانے والی ادویہ (Anti-Depressant) کا استعمال کرتے ہیں۔ ایک تحقیق (Research) کے مطابق ہر ملک کے اوسطاً (On Average) بیس فیصد لوگ ڈپریشن کا شکار ہیں۔ اس پریشانی کی ایک اور تحقیق میں سب سے حیران کن بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اس ملک پاکستان میں یہ اوسط بیس فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ جتنی کثرت سے آج ڈپریشن سے بچانے والی ادویہ (Anti-Depressant) فروخت ہوتی ہیں شاید ہی کسی اور مرض کی دوا فروخت ہتی ہو۔

## کم عمر نوجوانوں میں بھی ڈپریشن

ماضی میں ڈاکٹروں کا یہ کہنا تھا کہ ڈپریشن چالیس (40) سال سے زیادہ عمر کے انسان کو ہوتا ہے۔ لہٰذا ماضی میں ڈاکٹر صرف اس عمر والے بندے کو ہی اس دوائی کے استعمال کی تجویز دیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ دوائی 25 سے 30 سال والے کو بھی دی جانے لگی۔ اور آج یہ حال ہے کہ 20 سال سے کم عمر بچوں کو بھی اینٹی ڈپریسینٹ دے دی جاتی ہے۔

یونیورسٹی کا ایک نوجوان نے بتایا کہ میں امتحانات میں ناکام ہونے کی وجہ سے پریشان تھا ڈاکٹر کے پاس گیا تو اس نے ایک (Anti-Depressant) 8 مہینے تک استعمال کرنے کی تجویز دی ہے۔

## ڈاکٹروں کی نظر میں ڈپریشن لاعلاج ہے

ڈاکٹروں کی نظر میں ڈپریشن ایک لا علاج بیماری ہے، اس کو صرف (Manage) کیا جاسکتا ہے۔ کئی سالوں کی تحقیق کے بعد ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب تک ڈپریشن کا مریض (Anti-Depressant) لیتا رہے گا، اس کا ذہن اس قابل رہے گا کہ وہ کام کر سکے۔ جیسے ہی دوائی کا استعمال چھوڑے گا پھر اسکی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ اس کی مثال ٹوٹی ہوئی ٹانگ کی طرح ہے جس کی ایک بار ٹانگ ٹوٹ جائے وہ بیساکھی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مریض ڈپریشن میں پہنچ جائے تو زندگی بھر دوائی لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

## قرآن مجید کی نظر میں ڈپریشن کی وجہ

قرآن مجید کا کہنا یہ ہے کہ انسان ڈپریشن کا شکار اپنے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ [1]

ترجمۃ: اے لوگو (سن لو) یہ تمہاری سرکشی تمہارے لیے وبال (جان) ہونے والی ہے۔

یعنی جو انسان بھی نافرمانیاں کرے گا وہ ان کے وبال سے نہیں بچ سکتا اور ڈپریشن کا شکار ہو گا کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ گناہ کرنے کہ بعد انسان کا نفس مطمئن ہو۔

[1] سورۃ یونس: 23

# ڈپریشن کا علاج "گناہوں کو چھوڑنا"

قرآن پاک نے جہاں ڈپریشن کی وجہ بتائی وہاں اس کا علاج بھی بتایا اور وہ علاج گناہوں کو چھوڑنا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ❶

ترجمۃ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے (مضرتوں سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔

اس مبارک آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص زندگی میں گناہوں کو چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی پیدا کریں گے۔ اس کو بظاہر نہ ختم ہونے والی پریشانیوں اور غموں سے نکال لیں گے۔ چنانچہ جس کی زندگی میں گناہ نہیں اس کی زندگی میں ڈپریشن بھی نہیں۔

# آج گناہ زیادہ، اس لئے ڈپریشن بھی زیادہ

دور حاضر میں ڈپریشن نے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔ تاریخ میں کبھی ڈپریشن کے مریضوں کی تعداد اتنی نہیں ہوئی جتنی آج ہے۔ اس کی وجہ دور حاضر میں گناہوں کا عام ہونا ہے۔ تاریخ میں گناہ کبھی اتنے عام نہیں ہوئے، کبھی اتنے نئے نئے طریقوں سے نہیں ہوئے، اور کبھی اتنی کثرت سے نہیں ہوئے۔

---

❶ سورۃ الطلاق: 2

# معاشرہ میں تین گناہ عام ہو چکے ہیں

آج اگر ہم اپنے ارد گرد دیکھیں تو تین گناہ عام نظر آئیں گے۔

## 1. پہلا گناہ: انٹرنیٹ کا غلط استعمال

پہلا گناہ جو آج بہت عام ہے وہ ہے انٹرنیٹ کا غلط استعمال ۔ یہ ایک گناہ ہی نہیں بلکہ انقلاب کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس انقلاب نے اور بہت سے گناہوں کو جنم دیا۔ چنانچہ برطانیہ کی Net Filtering کمپنی OptiNet کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2012 تک انٹرنیٹ پر ویب سائٹس کی کل تعداد 63 کروڑ تھی جن میں سے 37٪ ویب سائٹس فحاشی والی **(Pornographic)** قرار پائیں۔ آپ اندازہ کیجیے اس اعداد و شمار کے مطابق انٹرنیٹ پر 20 کروڑ سے زائد ویب سائیٹس فحاشی کی ہیں۔ اتنی تو پاکستان کی آبادی بھی نہیں۔

## انٹرنیٹ کا انقلاب: "تاریخ کا سب سے بڑا Sexual Revolutio"

70 کی دہائی میں امریکا میں فحاشی کا انقلاب (Sexual Revolution) آیا۔ اس انقلاب نے امریکہ کے رہن سہن کا انداز ہی بدل دیا۔ اس انقلاب سے پہلے امریکا کی عورتیں پورا لباس پہننے کو ترجیح دیتی تھیں، 70 کی دہائی کے بعد چھوٹا لباس پہننا فیشن بن گیا۔ اس انقلاب سے پہلے اگر آدمی اور عورت ساتھ رہنا چاہتے تو پہلے شادی کرتے، پھر ساتھ

رہتے۔ آج امریکہ میں شادی کا کوئی رجحان نہیں، لڑکے لڑکیاں بغیر شادی کے ازدواجی زندگی گزارتے ہیں۔ چنانچہ وہاں یہ بات عام ہے کہ ایک لڑکے کے یونیورسٹی کے چار سالوں میں کئی لڑکیوں سے ازدواجی تعلقات رہیں۔ یہ انقلاب تو صرف ایک ملک کے نوجوانوں پر اثر انداز ہوا۔

اس کے برعکس جو انقلاب آج انٹرنیٹ نے برپا کیا ہے اس کی لپیٹ میں ہر ملک، ہر شہر، ہر معاشرہ، ہر جنس (Gender)، اور ہر عمر کے لوگوں (Age Group) پر آیا۔ آج پوری دنیا میں کہیں سے بھی ان ویب سائٹس تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ماضی میں کبھی بھی یہ گناہ اتنا آسان نہ تھا۔

## نیک لوگ بھی انٹرنیٹ کی فحاشی سے نہ بچ سکے

آج سے دس پندرہ سال پہلے اگر کوئی نوجوان گناہ چھوڑنے کی نیت کرتا، تو آج کے مقابلے میں اس کے نیک بننے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ بس وہ نیت کرتا کہ میں نے T.V اور فلموں میں فحاشی نہیں دیکھنی اور پھر وہ زندگی بھر کے لئے فحش مناظر سے محفوظ ہو جاتا۔ لیکن آج کے دور میں چونکہ انٹرنیٹ تقریباً ہر شعبہ زندگی میں استعمال ہوتا ہے، اگر کوئی نوجوان نیکی کی زندگی گزارنے کا ارادہ کرے گا تو اس کے لئے اپنے آپ کو انٹرنیٹ کے جال سے بچانا بڑی آزمائش ہے۔ اب تو باجماعت نماز پڑھنے والا نوجوان بھی یہی شکایت کرتا ہے کہ انٹرنیٹ پر فحاشی دیکھنے کی عادت نہیں چھوٹتی اور دینی علوم حاصل کرنے والا بھی یہی شکایت کرتا ہے۔

## انٹرنیٹ کے جال میں ہر عمر کا انسان

اس انٹرنیٹ کے جال نے ہر عمر والے کو اپنی لپیٹ میں لیا۔

بوڑھے بھی اس کا شکار ہیں اور بچے بھی اس کا شکار۔ ایک نوجوان نے کسی بزرگ کو فون کیا اور بتایا کہ وہ اپنی دادی سے بہت پریشان ہے بزرگ نے وجہ دریافت کی تو بتایا کہ اس کی 70 سالہ دادی روزانہ دو سے تین گھنٹے فحاشی کی ویب سائٹس دیکھتی ہے۔ بوڑھے بھی اس انٹرنیٹ کے جال کی لپیٹ میں آگئے۔ چنانچہ آج کی Net Research Companies بتاتی ہیں کہ انٹرنیٹ پر لاتعداد بچوں کی فحش ویب سائٹس (Child Pornographic websites) موجود ہیں۔

اس فحاشی کے انقلاب نے ہر کسی کو اپنی زد میں لیا اور گناہ کو تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچادیا۔ اسی وجہ سے آج ڈپریشن بھی اپنی بلند ترین سطح پر ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج کی پڑھائی سے لیکر بزنس تک، ہر چیز انٹرنیٹ کی محتاج ہے۔ لیکن جو شخص انٹرنیٹ ضرورت سے زیادہ استعمال کرے گا وہ یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ اس لئے آج کے نوجوان کو انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے ایسے بچنا چاہئے جیسے انسان شیر سے ڈرتا ہے۔

## 2. دوسرا گناہ: ظلم

دوسرا گناہ جو اس زمانے میں بہت عام ہو چکا ہے اور اس کو گناہ سمجھا نہیں جاتا وہ ظلم ہے۔

عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ظلم صرف حکومت کرتی ہے عوام پر۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلام کی روح سے ہر وہ شخص جو اپنے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ظالم ہے۔

## ہم پر سب کے حقوق ہیں

دین اسلام نے ہمیں اس دنیا میں آزاد نہیں چھوڑا، بلکہ ہم پر دوسروں کے حقوق واضح کر دیئے ہیں۔ جیسے اولاد پر والدین کے حقوق، بہن بھائی کے ایک دوسرے پر حقوق، میاں بیوی کے ایک دوسرے کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق اور پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ۔ جو کوئی بھی یہ حقوق ادا نہیں کر رہا، ظلم کر رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ [1] ترجمۃ: رشتوں کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اب دیکھیں انسان چاہے جتنا بھی عبادت گزار کیوں نہ ہو، جب تک قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کرے گا، اس کا جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔

## والدین کے حقوق نظر انداز کئے جاتے ہیں

آج یہ حال ہے کہ اولاد خود کو والدین کے حقوق سے بری الذمہ سمجھتی ہے۔ والدین کی نافرمانی کرتی ہے، ان کے حکموں کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ والد اگر بیٹے سے کہہ دے کہ جہاں جاؤ، بتا کر جانا تو یہ بھی جناب پر ناگوار گزرتا ہے، اس کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ اگر والدین کسی کام کا مطالبہ کر دیں تو آج اولاد تیوری چڑھاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا [2]

ترجمۃ: سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔

---

[1] صحيح البخاري - الأدب (5638)، صحيح مسلم - البر والصلة والآداب (2556)

[2] سورة الاسراء: 23

آج معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہ نافرمانی معاشرہ میں عام ہے اس لئے ڈپریشن بھی عام ہے۔ والدین کی نافرمانی کوئی چھوٹا گناہ نہیں، بہت بڑا ظلم ہے۔

چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ کتابوں میں آتا ہے جنہوں نے بڑی مشقت سے اپنی والدہ کو حج کروایا اور اپنی والدہ کے ہمراہ حج کی نیت سے مکہ مکرمہ تشریف لائے والدہ چونکہ ضعیف تھیں ان صحابی رضی اللہ عنہ نے پورا حج اپنی والدہ کو کندھوں پر بٹھا کر کروایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا؟

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھے پیدا کرتے ہوئے تیری ماں نے جو تکلیفیں اٹھائیں، ان میں سے کسی ایک تکلیف کا حق تو نے ادا کر دیا۔ [1]

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ» [2]

ترجمۃ: یا تیرے لئے جنت ہیں، یا تیرے لئے جہنم ہیں۔

یعنی جو شخص والدین کے حقوق ادا کرے گا، اس کے لئے والدین جنت میں جانے کا سبب بنیں گے۔ اور اگر والدین کے حقوق کا خیال نہ رکھا، تو یہی والدین اس کے لئے جہنم میں جانے کا باعث بنیں گے

---

[1] عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي الطَّوَافِ حَامِلًا أُمَّهُ يَطُوفُ بِهَا ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ أَدَّيْتُ حَقَّهَا ؟ قَالَ : "لَا ، وَلَا بِزَكْرَةٍ وَاحِدَةٍ" . [مجمع الزوائد و منبع الفوائد- کتاب البر و الصلوۃ—باب ما جاء فی البر وحق الوالدین (13395)]

[2] سنن ابن ماجہ - باب بر الوالدین (3662)

## اللہ تعالیٰ مظلوم کی آہ سنتے ہیں

ایسا ممکن ہے کہ جس پر ہم ظلم کریں وہ آگے سے جواب دینے کی سکت نہ رکھتا ہو۔ ہم سمجھتے ہیں جب سامنے والا ظلم کا رد عمل ظاہر نہ کرے تو ظلم جائز ہے۔ اسی لئے آج نوکروں اور ملازموں پر بہت ظلم ہوتا ہے۔ والدین اولاد کی نافرمانی پر بے بسی کی تصویر بن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ جواب دے سکتے ہیں۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یمن کی طرف بھیجا تو نصیحت فرمائی:

« اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ ». ❶

ترجمہ: مظلوم کی دعا سے بچو بیشک اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

پتہ چلا کہ اللہ مظلوم کی طرف سے جواب ضرور دیتے ہیں۔

## دنیا ایک قید خانہ

حقوق ادا کرنا مسلمان پر بہت بڑی ذمہ داری ہے، اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو آخرت میں سوال ہوگا۔ یہ حقوق کسی کھیل کے اصول وضوابط (Rules and Regulations) کی طرح ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ سزا ( Penalty ) لگتی ہے۔ اسی طرح ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا ڈپریشن کا شکار ہوگا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو دنیا میں آزاد پیدا نہیں کیا۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: « الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ » ❷

ترجمہ: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔

---

❶ صحيح البخاري - المظالم والغصب (2316)، صحيح مسلم - الإيمان (19)

❷ صحيح مسلم - الزهد والرقائق (2956)، سنن الترمذي - الزهد (2324)

دنیا کو قید خانے سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ مومن دنیا میں اپنی مرضی سے وقت نہیں گزار سکتا۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارے۔ اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کرے گا تو اس قید خانے میں بھی پریشانی اٹھانی پڑے گی اور آخرت کی پریشانی بھی اٹھانی پڑے گی۔

## 3. تیسرا گناہ: دنیا کی محبت

تیسرا گناہ جو آج بہت عام ہو گیا بلکہ اسے گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا وہ ہے دنیا کی محبت۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ ترجمہ: دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔[1]

یعنی انسان سے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں ان سب کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا سے محبت ہے

## حبِ دنیا نہ ہونے کا مقصد

آج تو جو یہ کہہ دے کہ دنیا سے محبت کرنا گناہ ہے اسے زمانہ پاگل کہے گا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکے کہ دنیا سے محبت نہ کرنے کا مطلب اور مقصد کیا ہے۔ یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دین اسلام کا مطالبہ یہ نہیں کہ انسان دنیا کے کام کاروبار، بیوی بچوں کو چھوڑ کر جنگلوں میں چلا جائے۔ دنیا کی محبت نہ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی آخرت سے غافل نہ ہو۔ گھر، کاروبار، بیوی بچے، والدین یہ سب بہت اہم ہیں، ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لیکن مومن کے لئے ضروری ہے کہ ان سب ذمہ

[1] ذم الدنیا لابن أبي الدنیا 9 – ص 15

داریوں کے ساتھ اس کے دل میں آخرت کو حاصل کرنا مقصد اصلی ہو۔ یا اس کو یوں کہہ لیں کہ انسان دنیا میں ہو لیکن دنیا انسان کے دل میں نہ ہو کیونکہ اگر آخرت کے بجائے دنیا دل میں ہو گی تو انسان غلطیاں کرتا ہے پھر جب ان کی وجہ سے پریشانیاں آتی ہے تو ڈپریشن میں مبتلا ہو جاتا ہے

# آخرت کی فکر کے ذریعے سے ڈپریشن ختم

آج انسان اس آخرت کی فکر کو بھول چکا ہے اور زندگی کا مقصد صرف دنیا کا حاصل کرنا بنالیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ » [1]

ترجمۃ: جس شخص نے آخرت کو غم بنایا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غموں سے نجات دیں گے۔ اور جس نے دنیا کو غم بنایا اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کونسی گھاٹی میں جا گرے۔

یعنی جو مومن آخرت کو اپنا مقصد بنائے گا اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے آسانی پیدا کریں گے اور دنیاوی غموں کو اس سے دور کر دینگے۔ اس کے برعکس جو شخص دنیا کے پیچھے بھاگے گا اس پر ضرور بضرور غم آئیں گے اور وہ ان کے دلدل میں پھنس کر ڈپریشن کا شکار ہو جائے گا۔ اسی لئے مومن کے لئے اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ آخرت میں اسے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہونا ہے۔

[1] سنن ابن ماجہ –باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ (257)

# آخرت کو غم بنانے سے دنیا کا غم دور ہونا

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے ایک بڑے نیک بادشاہ گزرے ہیں ۔ جن کی حکومت تین براعظم پر پھیلی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی تاریخ کا یہ بڑا ہی سنہری دور تھا۔ ان کے تخت پہ آنے سے پہلے ان کے چچا اور چار بیٹے اپنے اپنے وقت میں بادشاہ رہ چکے تھے اور جب ان سب کا انتقال ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ بنے۔ بادشاہت کا تخت سنبھالنے سے پہلے آپ گورنر تھے۔ گورنری کے دور میں آپ اتنے امیر تھے کہ سفر کے لئے جاتے تو 60 اونٹوں پر صرف آپ کے کپڑے لادے جاتے۔ لیکن جب بادشاہ بنے تو پہننے کے لئے صرف ایک ہی لباس تھا۔ سارا ہفتہ وہ لباس پہنتے، جمعہ کے دن اس کو خود دھوتے اور اگلے جمعہ تک پھر پہنتے۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو بتانے لگے کہ جب میں گورنر تھا تو میرا مقصد دنیا کی بادشاہت حاصل کرنا تھا۔ بادشاہ بننے سے پہلے میں نے اپنے چچا اور ان کے چار بیٹوں کو خود قبر میں اتارا ہے۔ جب میں نے انہیں قبر میں اتار کر ان کا چہرہ قبلہ کی جانب کیا تو میں نے دیکھا کہ انکا چہرہ خود قبلہ سے پھر گیا۔ اس وقت دل میں بات آئی کہ ایک دن میں نے بھی اسی قبر میں جانا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا چہرہ بھی قبلہ سے پھر جائے۔ اسی لئے میں نے اپنا مقصد دنیا سے ہٹا کر آخرت کو بنالیا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی فاطمہ ان کے چچا کی بیٹی تھی۔ یعنی ایک بادشاہ کی بیٹی اور چار بادشاہوں کی بہن۔ عید کے دن قریب آئے تو بادشاہ کی بیوی نے ان سے کہا کہ بچوں کے لئے عید کے کپڑے بنانے ہیں اس کے لئے پیسے چاہئے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ بیت المال سے بہت کم معاوضہ لیا کرتے تھے، اس لئے نئے کپڑوں کا انتظام ہونا ممکن نہ تھا۔ پھر ملکہ نے بادشاہ کو تجویز دی کہ اگر ممکن ہو تو وہ اگلے مہینے کا معاوضہ اسی مہینے بیت المال سے لے لیا جائے۔ بادشاہ سلامت اپنے خزانچی کے پاس پہنچ گئے۔ خزانچی سے اگلے مہینے کے ایڈوانس معاوضہ کی درخواست کی تو وہ آگے سے کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت میں آپ کو اگلے مہینے کا معاوضہ دے دیتا ہوں ، بس آپ مجھے یہ لکھ کر دیدیں کہ اگلے مہینے تک آپ اس رقم کو لوٹانے کے لئے زندہ ہوں گے۔ بادشاہ اس کی بات سن کر کہنے لگا کہ تم نے تو میری آنکھیں کھول دی اور رقم لیے بغیر چلا گیا۔ پھر گھر آ کر بیوی کو بتادیا کہ اس سال بچوں کے عید کے کپڑے نہیں بن سکتے۔ چنانچہ عید کا دن آپہنچا۔ بادشاہ جب عید کی نماز پڑھانے عید گاہ پہنچا تو دیکھتا ہے کہ سب نے نئے لباس پہنے ہوئے ہیں اور بادشاہ کے بچے پرانے لباس میں ہیں۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کو بڑا غم ہوا اور خیال آیا کہ اس سے میرے بیٹوں کا دل بھی کتنا ٹوٹا ہو گا کہ سب نے نئے کپڑے پہنے ہیں اور ہم پرانے کپڑوں میں ہیں۔ عید کی نماز کے بعد بادشاہ نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ مجھے معاف کردو کہ میں تمارے عید کے کپڑوں کا انتظام نہیں کرسکا۔ بچوں نے آگے سے کہا کہ ابّا جان آپ کے اس عمل سے ہمیں ذرا بھی غم نہیں ہوا بلکہ آپ کے اس عمل سے ہمارا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر! اللہ نے بادشاہ کے دل کو تسلی دے دی۔ تو جو آخرت کو غم بناتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا کے غموں کو اس سے دور کر دیتے ہیں۔

# گناہوں سے کیسے بچیں

اب جب یہ گناہ اتنے عام ہیں اور اتنی کثرت سے ہو رہے ہیں تو ان سے کیسے بچیں؟ مشائخ نے اس کے تین طریقے بتائے ہیں۔

## 1. پہلا طریقہ: اللہ کا ذکر کرنا

گناہوں سے بچنے کا پہلا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ذِکرُ اللہِ شِفاءُ القُلوبِ. ترجمہ: اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔[1]

یعنی اللہ کے ذکر سے دل سے گناہوں کا شوق نکل جاتا ہے۔

## اللہ کا ذکر ناجائز خواہشات کو دل سے نکال دیتا ہے

چنانچہ متعدد کتابوں میں ایک خوبصورت نوجوان کا واقعہ آتا ہے جو بادشاہِ وقت کے محل میں ملازم تھا۔ شہزادی اور وہ نوجوان ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے۔ دونوں کسی واسطے سے ایک دوسرے کو پیغام تو بھیجتے تھے، مگر محل میں ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ دونوں نے بڑی کوشش کی، لیکن دونوں اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ بالآخر شہزادی کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے پیغام بھجوایا کہ بادشاہ سلامت کو اللہ والوں سے بڑی عقیدت ہے۔ اگر کسی طرح یہ ممکن ہو جائے کہ تم شہر کے باہر جا کر نیکی و عبادت کی زندگی گزارو، حتیٰ

[1] كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال 1751 – ج1ص414

کہ شہرت ہو جائے، اور لوگ تجھے اللہ والا سمجھنے لگ جائیں، پھر میں دعا کروانے کے بہانے سے ملنے آجایا کروں گی۔ اس لڑکے کی محبت کا یہ عالم کہ شہر سے باہر جا کر ایک جھونپڑی میں بیٹھ گیا، وضع قطع سنت کے مطابق کرلی اور خوب اللہ کا ذکر شروع کر دیا۔ صبح شام اس کی جھونپڑی میں سے اللہُ اللہُ کی آوازیں آتیں۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس کی نیکی کا خوب چرچہ ہوا۔ لوگوں نے آ آکر دعائیں کروانا شروع کر دیں۔ یہ بات جب بادشاہ سلامت تک پہنچی کہ بہت بڑے اللہ والے ہیں جو ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور انہیں دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں تو وہ بھی ایک دن اس نوجوان کے پاس پہنچ گیا جو کہ اب اللہ والوں کی وضع قطع میں تھا۔ وہ بس اللہُ اللہُ کرتا رہا اور بادشاہ کی طرف بالکل بھی دھیان نہیں کیا۔ بادشاہ تو اس کا اور بھی معتقد ہو گیا کہ یہ کیسے بے لوث بزرگ ہیں کہ میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہے اور بس اللہ کا ذکر کئے جارہے ہیں۔ چنانچہ وہ بس دعاؤں کی گزارش کر کے چلا گیا اور یہ نوجوان پھر اللہُ اللہُ کرنے لگ گیا۔ بادشاہ نے اپنی بیٹی کے سامنے اس بزرگ کی بات چھیڑی تو شہزادی تو پہلے ہی موقع کی تلاش میں تھی، اس نے فوراً بادشاہ سے اجازت طلب کی اور دعائیں لینے کے بہانے اپنے عاشق سے ملنے آئی۔ جھونپڑی پہنچ کر اس نے خادموں کو باہر کھڑا کیا اور خود اکیلی اندر آگئی۔ وہ نوجوان اللہُ اللہُ کررہا تھا تو شہزادی نے کہا کہ اب بس کر میں آگئی ہوں۔ وہ نوجوان ذکر میں مشغول رہا اور کوئی جواب نہ دیا تو شہزادی نے اس سے کہا کہ میں وہی شہزادی ہے جس سے تم محبت کرتے تھے اور ملاقات کا شوق رکھتے تھے، اب میں آگئی ہوں ملاقات کے لئے۔ وہ نوجوان پھر بھی اللہ کی یاد میں مگن رہا۔ شہزادی نے اسے جھنجھوڑ کر کہا کہ میں نے ہی تو تمہیں یہ تجویز دی تھی کہ تم اللہ والے بن جاؤ تو میں ملنے آجایا کرونگی اب میں آگئی

ہوں تو تم میری طرف دیکھتے بھی نہیں ہو کون ہے جو تمہیں مجھ سے ملنے سے روکتا ہے۔ نوجوان نے جواب دیا کہ جس پیارے اللہ کی یاد میں میں بیٹھا ہوں اس کی یاد نے میرے دل سے غیر کی محبت نکال دی ہے۔ پتہ چلا کہ اللہ کے ذکر سے گناہوں کا شوق دل سے نکل جاتا ہے اور بندہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

## 2 دوسرا طریقہ: نصیحت کی مجالس

دوسرا طریقہ، کہ جس کے ذریعے سے انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے وہ ہے اللہ والوں کی مجالس میں جانا ہے۔ چنانچہ مشہور کہاوت ہے "خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے"۔ جو شخص اللہ والوں کی صحبت میں آتا جاتا رہتا ہے اس کے اوپر بھی اللہ والوں کا رنگ چڑھ جاتا ہے اور پھر وہ اس صحبت کی برکت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ یہ آج کے وقت کا تقاضہ ہے کہ انسان گناہوں سے بچنے کے لئے اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں اور ان کی مجالس میں آنا جانا رکھیں۔ جبکہ آج ہم اسی سے دور بھاگتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ❶

ترجمۃ: اور سمجھاتے رہیں کیونکہ سمجھانا ایمان (لانے) والوں کو (بھی) نفع دے گا۔

یہ نصیحت کی مجالس انسان کو نیکی کی طرف لے جاتی ہیں اور کبھی کبھار تو تھوڑے وقت کی نصیحت انسان کے دل سے گناہوں کا شوق نکالنے کا باعث بن جاتی ہے۔

---

❶ سورۃ الذاریات: 55

# تھوڑے وقت کی مجلس نے دل بدل دیا

ایک نوجوان گناہوں کے دلدل میں پھنسا ہوا تھا۔ زنا اور شراب نوشی کا عادی تھا۔ ایک مرتبہ کسی نصیحت کی مجلس میں جانا ہوا جہاں پر یہ حدیث بیان کی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.......الخ

”قیامت کے دن سات قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہونگے اور ان میں سے ایک خوش قسمت وہ نوجوان ہوگا جسے کوئی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ آگے سے کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“ ❶

اس حدیث کا اس پر بہت اثر ہوا۔ اللہ کا کرنا ہوا کہ جس عورت سے غلط تعلقات تھے اس نے گناہ کی دعوت کا پیغام بھیجا ۔ اس نوجوان کو وہ حدیث یاد آئی اور سوچا کہ میں بھی بالکل وہی جواب دونگا جو حدیث میں عرش کے سائے کے مستحق نوجوان نے دیا ہوگا۔ چنانچہ اس نے حدیث تلاش کی اور اس عورت کو جواب لکھا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس طرح وہ اس بڑے گناہ سے بچ گیا۔ پتہ چلا کہ نصیحت کی مجالس انسان کے دل سے گناہوں کا شوق نکال دیتی ہیں اور اسے گناہوں سے بچا لیتی ہیں۔

❶ صحيح البخاري - الزكاة (1357)، سنن الترمذي - الزهد (2391)

# 3۔ تیسرا طریقہ: گناہوں سے توبہ کرنا

چونکہ نفس اور شیطان ہر وقت انسان کو گمراہ کرتے رہتے ہیں تو ممکن ہے کہ انسان خواہشات کے آگے گھٹنے ٹیک دے اور گناہ کر بیٹھے اور قرآنی ضابطہ یہ ہے کہ گناہ کا وبال ضرور آتا ہے۔ لہذا پھر ایسا شخص ڈپریشن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے جس سے گناہ ہو جائے تو ڈپریشن ختم کرنے کے لئے پہلے گناہوں کا ختم کرنا ضروری ہے۔ ایسے شخص کے لئے اللہ کے نبی اکرم ﷺ نے استغفار کا راستہ بتلایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَه. [1]

ترجمۃ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

اس لئے انسان کو چاہئے کہ خوب کثرت سے استغفار کیا کرے۔

ع صبح توبہ شام توبہ لب پہ میرے مدام توبہ
بے اثر ہو یا با اثر ہو اپنے کرنے کا کام توبہ

چنانچہ ایسے بندے سے گناہ سرزد ہو بھی جائے تو توبہ کرنے کی وجہ سے وہ ڈپریشن میں مبتلا نہیں ہوتا۔ یہ بھی نہیں کہ گناہ کے بعد توبہ کے کلمات زبان سے ادا کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی غفور و رحیم ہے کہ دل کی ندامت پر بھی اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ ترجمۃ: دل میں ندامت ہی توبہ ہے۔ [2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی 10281 - ج10 ص150

[2] سنن ابن ماجه - الزهد (4252)، مسند أحمد - مسند المكثرين من الصحابة (1/376)

# اللہ تعالیٰ قارون کی توبہ بھی قبول کر لیتے

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں قارون بہت ہی مالدار آدمی تھا، اور اس وجہ سے اسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زکوٰۃ کی مد میں بڑی بھاری رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔ اسے ایک ترکیب سوجھی جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدنامی بھی ہوتی اور زکوٰۃ بھی ادا کرنے سے بچ جاتا۔ چنانچہ اس نے ایک عورت کو چند پیسوں کے بدلے آمادہ کر لیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت لگائے۔ قارون اس عورت کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں لے آیا اور کہا کہ یہ عورت کچھ کہنا چاہتی ہے۔ اللہ کی شان جب اس عورت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھا تو ڈر گئی اور تمام مجلس کے سامنے سچائی بیان کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجمع کے سامنے ان کی لاج رکھ لی تو شکر کے لئے سجدے میں گر گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا بہت پسند آئی اور وحی کی کہ اے میرے پیارے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم نے زمین کو آپ کی اطاعت کا حکم دے دیا ہے آپ جو بھی حکم دیں گے زمین اس کو مانے گی۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمیں کو حکم دیا کہ اے زمین اس کو پکڑ لے۔ قارون زمین میں دھنسنے لگا۔ گھٹنوں تک دھنسا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا اور پکڑو، قارون کچھ اور دھنس گیا، اب اس نے رونا شروع کر دیا اور معافیاں مانگنے لگا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے معاف کر دیجئے، مگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں تھے، تیسری بار پھر فرمایا، اے زمین قارون کو نگل جا زمین اسے نگل گئی، جب زمین نگل چکی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

طرف وحی فرمائی اے میرے پیارے نبی! آپ جلال میں تھے، آپ نے اس کی ایک نہ سنی، لیکن مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ اگر اس وقت قارون میرے سامنے ایک مرتبہ بھی معافی مانگ لیتا تو میں یقیناً اس کی توبہ کو قبول کرلیتا۔ ❶

اللہ رب العزت کی ذات بڑی غفور و رحیم ہے مومن بندہ جب اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ. ❷ ترجمہ: بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

لہٰذا مومن کو چاہیے کہ خوب توبہ کرے۔ گناہوں سے بھی توبہ کرے، گناہوں کے موقعوں سے بھی توبہ کرے۔

ع غم حیات کے سائے محیط نہ کرنا کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرنا
میں امتحان کے قابل نہیں میرے مولا مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

---

❶ البداية والنهاية ص202

❷ سورة البقرة: 222

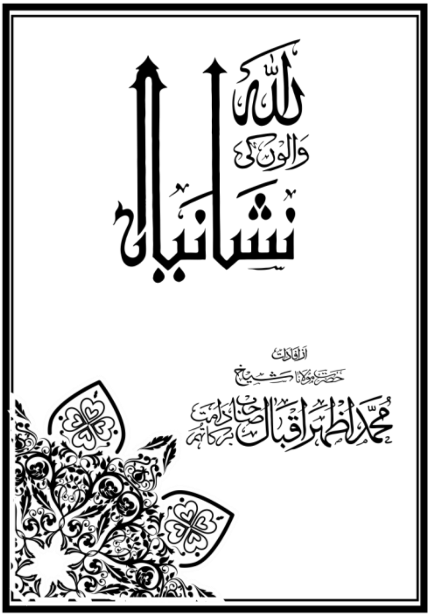
اللہ والوں کی
نشانیاں
از افادات
حضرت مولانا شیخ
محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

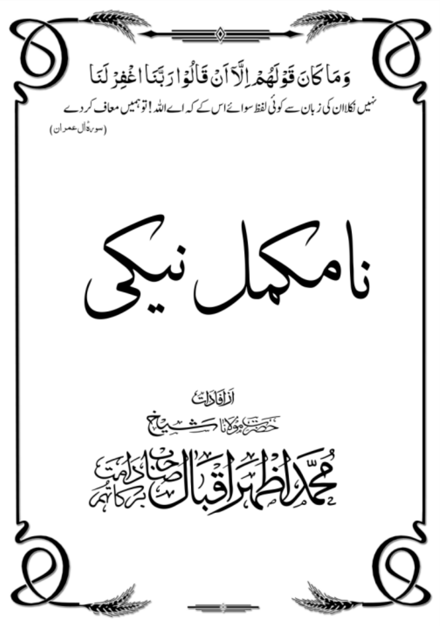
وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
نہیں نکلا ان کی زبان سے کوئی لفظ سوائے اس کے کہ اے اللہ! تو ہمیں معاف کر دے
(سورۃ آل عمران)
نامکمل نیکی
از افادات
حضرت مولانا شیخ
محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

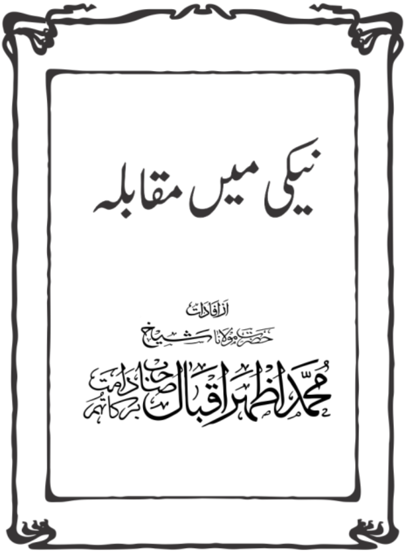
نیکی میں مقابلہ
از افادات
حضرت مولانا شیخ
محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

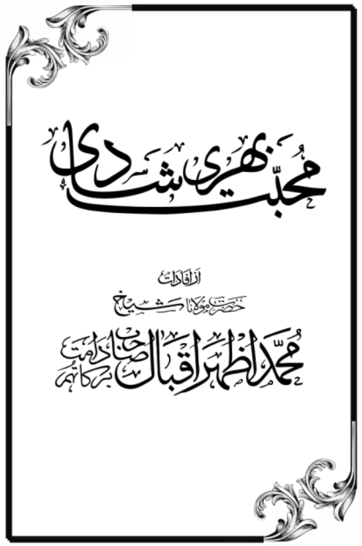
محبت بھری شادی
از افادات
حضرت مولانا شیخ
محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

*In their hearts there is a disease, so Allah has made them grow in their disease.*

Surat-ul-Baqarah: 10

# *The Diseased Heart*

By

Shaykh Azhar Iqbal (DB)

Website
www.islamicessentials.org

email
info@islamicessentials.org

*Hidayah Publisher*